11591 ـ كيا پيٹ ميں گڑ گڑ كى آواز سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

سوال

جب انسان كى ہوا خارج ہو تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے، ميں نے ايك حديث پڑھى ہے جس ميں بيان كيا گيا ہے كہ اگر آدمى آواز نہ سنے اور نہ ہى بدبو آئے تو اس كا وضوء نہيں ٹوٹا بلكہ وہ نماز جارى ركھے، ليكن اگر پيٹ ميں گڑ گڑ كى آواز سنائى دے تو كيا مجھے نماز چھوڑ كر دوبارہ وضوء كرنا ہو گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جس حالت كے متعلق آپ نے دريافت كيا ہے اس كے متعلق رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہمارے ليے ضابطہ اور اصول مقرر فرما ديا ہے ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ سے حديث مروى ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جب تم ميں سے كوئى شخص اپنے پيٹ ميں كچھ گڑبڑ محسوس كرے اور اسے يہ اشكال پيدا ہو كہ آيا اس سے كچھ خارج ہوا ہے يا نہيں؟ تو وہ مسجد سے اس وقت تك نہ نكلے جب تك آواز نہ سن لے يا پھر بدبو نہ پا لے "

صحيح مسلم حديث نمبر (362).

اور عبد اللہ بن زيد رضى اللہ عنہ بيان كرتے ہيں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے سامنے شكايت كى گئى كہ مرد كو يہ خيال آتا ہے كہ اس كى نماز ميں كچھ پيش آيا ہے، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" وہ نماز چھوڑ كر نہ جائے حتى كہ آواز سنے يا پھر بدبو پائے "

متفق عليہ.

امام نووى رحمہ اللہ مسلم شريف كى شرح ميں لكھتے ہيں:

" يہ حديث اسلامى اصولوں ميں سے ايك اصول، اور عظيم فقہى قوائد ميں سے ايك قاعدہ ہے، اور اس ميں كہ اشياء كو ان كے اصل پر باقى ركھنے كا حكم ہے حتى كہ اس كے خلاف يقين ہو جائے، اور اس پر پيدا ہونے والا شك اسے كوئى نقصان و ضرر نہيں ديگا " اھـ

دیکھیں: شرح مسلم نووی (4 / 49).

اور نجاست خارج ہونے سے قبل کوئی معتبر نہیں، بعض اوقات گیس منتقل ہونے سے انسان کے پیٹ میں آوازیں پیدا ہوتی رہتی ہیں.

اس لیے جب نمازی دوران نماز اپنے پیٹ میں کوئی آواز سنے اور نواقض وضوء میں سے کوئی چیز خارج نہ ہو، اور نہ ہی آواز سننے یا بدبو آنے کی کوئی دلیل ملے تو اسے اس کی طرف التفات نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی توجہ دینی چاہیے، کیونکہ اصل میں اس کی طہارت اور وضوء قائم ہے اور وضوء باطل نہیں ہوا، اور کسی چیز کے خارج ہونے کا یقین کیے بغیر وہ اپنی نماز کو نہ چھوڑے، کیونکہ یقین سے ہی شك زائل ہوتا ہے.

واللہ اعلم .